REGD. No: L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
خطبہ نمبر ۵ ”

ربوہ

یوم سہ شنبہ

روزنامہ

الفضل

فی پرچہ ایک آنہ پائی (سابقہ)
۱۰ نئے پیسے

۲۰ جمادی الاول ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۰/۱۵ | ۳۱ اخاء ۱۳۴۰ ہش | ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۵۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۳۰ اکتوبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کو بے چینی کے باعث نیند ٹھیک طرح سے نہیں آئی صبح کے وقت بھی بے چینی کی تکلیف رہی۔ دن بھر طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ آج رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

تحریک جدید کے سال ۲۸/۱۸ کا اعلان اکنافِ عالم میں اشاعتِ اسلام کیلئے قربانیوں کا مطالبہ

حسبِ ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے

انصار اللہ کے اجتماع میں ایک ولولہ انگیز تقریر کے ساتھ نئے سال کا اعلان فرمایا

موجودہ دور کے مخصوص حالات میں احباب کا فرض ہے کہ اپنی حیثیت سے بھی بڑھ کر قربانیاں پیش کریں۔

چند گھنٹوں کے اندر اندر اٹھاسی ہزار (۸۸٫۰۰۰) روپے کی پیشکش کا ایمان افروز نظارہ

مخلصین جماعت جس اعلان کے لئے چشم براہ تھے وہ حسب ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے آخری اجلاس میں ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے ایک ولولہ انگیز اور ایمان افزا تقریر کے ساتھ فرمایا۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے تحریک جدید کے دفتر اول کے اٹھائیسویں اور دفتر دوم کے اٹھارویں سال کا اعلان فرماتے ہوئے احباب جماعت کو اشاعتِ اسلام کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں پیش کرنے کی تلقین فرمائی۔ آں محترم نے تحریک جدید کی مساعی کا اجمالی ذکر فرمانے کے بعد اس امر پر مسرت کا اظہار فرمایا کہ نہایت بے سروسامانی کے باوجود جماعت احمدیہ نے اسلام کی شاندار خدمات انجام دی ہیں۔ آپ نے فرمایا تاہم ابھی کام کا بہت بڑا حصہ باقی ہے۔ یورپین اقوام کو بھی اور افریقن اقوام کو بھی آغوشِ اسلام میں لانا ہے اور یہ کام ہم سے جس قدر قربانیوں کا مطالبہ کرے ہمیں اس کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا ہے۔ افریقہ میں تبلیغ اسلام کی ضرورت اور افادیت پر زور دیتے ہوئے آنمحترم نے وہاں زیادہ سے زیادہ سکول اور ہسپتال کھولنے کی اپیل فرمائی۔ نیز تعلیم یافتہ مخلصین جماعت کو وقفِ زندگی (خواہ ساری عمر کے لئے ہو یا تین تین سال کے لئے) کی پُرزور تحریک فرمائی۔ مالی قربانی کے متعلق فرمایا کہ اس میں تو ہر فرد جماعت کو حصہ لینا چاہیئے۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کا مکمل متن انشاء اللہ کسی آئندہ اشاعت میں ہدیہ قارئین کیا جائے گا۔ اس وقت مخلصین جماعت کی مالی قربانیوں کا ذکر خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس طرح ماشاء اللہ ہر قربانی کے موقعہ پر جماعت کے لئے ایک قابلِ رشک نمونہ قائم کرنے پر امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ اس موقعہ پر بھی بفضلہ تعالیٰ صفِ اول میں نظر آیا۔ سالِ نو تحریک جدید کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ۱۱٫۳۰۰ روپے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے ۱۱٫۲۵ روپے کے گراں قدر وعدے دفتر وکالت مال تحریک جدید میں موصول ہوئے۔ اسی طرح اس خاندان طیبہ کے دیگر ۳۵ افراد نے بھی پہلے دن ہی اس تحریک پر لبیک کہنے کی سعادت حاصل کی۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ۔

پہلے دن کا ثواب حاصل کرنے کا شرف مرکزی اداروں کے ناظران اور وکلاء میں سے حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم، مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر دیوان، مکرم حافظ عبد السلام صاحب قائمقام وکیل اعلیٰ، مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول، مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل التعلیم، مکرم سید میر مسعود احمد صاحب قائمقام وکیل الدیوان وغیرہم نے حاصل کی۔

جماعتوں میں سے اوّلیت کا مقام حاصل کرنے کے لئے کراچی۔ راولپنڈی۔ گنج مغلپورہ۔ ملتان چھاؤنی۔ سرگودھا۔ شیخوپورہ۔ چک ۱۶۸ منگلا۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ بیگم کوٹ۔ کوٹلی آزاد کشمیر۔ مونگی (گوجرانوالہ) منٹگمری۔ پاکپتن۔ چک ۲ ٹھل۔ چک ۳۰۔ چک ۸۴ ج ب۔ لائلپور۔ چک ۳۵ سرگودھا۔ ابراہیم پور۔ بہلول پور گجرات کے عہدیداران نے سعی بلیغ فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ مفصل رپورٹ انشاء اللہ قسط وار ہدیہ قارئین کی جاتی رہے گی۔

الحمد للہ کہ چند گھنٹوں کے اندر اندر بفضلہ تعالیٰ مالی قربانی کے وعدے ۸۸٫۱۹۱ تک پہنچ گئے۔ یہ صورت حال گزشتہ سال کے پہلے دن کی نسبت وعدوں میں قریباً اٹھاون ہزار روپیہ کا اضافہ ظاہر کرتی ہے۔ خدام الاحمدیہ نے امسال دفتر دوم کے وعدوں کو پانچ لاکھ روپے تک پہنچانے کا عزم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب و کامران فرمائے۔ آمین

تحریکِ جدید کے سالِ نو کے لئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا گراں قدر وعدہ

تحریکِ جدید کے سال ۲۷ کے وعدہ بقدر ۱۱٫۲۲۴ روپیہ پر ۷۶ روپیہ کے اضافہ کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے سال ۲۸ کے لئے ۱۱٫۳۰۰ روپیہ کا وعدہ موصول ہوا ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر کی مراجعت

ربوہ ۳۰ اکتوبر۔ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر انچارج مشنری گھانا آج شام جناب ایکسپریس سے ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔ احباب اسٹیشن پر پہنچ کر استقبال میں شریک ہوں۔ (وکالت تبشیر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

ایک ضروری تشریحی نوٹ

مولوی عبدالمنان صاحب کا خط اور میری طرف سے اس کا جواب

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

کچھ عرصہ ہوا میرا ایک مضمون الفضل میں پیغام صلح کے ایک ایسے مضمون کے جواب میں چھپا تھا جو ایک صاحب سبط نور کا لکھا ہوا تھا۔ میں نے اس ہتک آمیز مضمون کا جواب لکھتے ہوئے اپنے مضمون میں اس خیال کا بھی اظہار کیا تھا کہ غالباً پیغام صلح والا مضمون حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے کسی بچے یا عزیز کا لکھا ہوا ہے۔ اس پر مجھے مولوی عبدالمنان صاحب عمر کا ایک رجسٹرڈ خط موصول ہوا کہ پیغام صلح والا مضمون ان کا یا ان کے کسی عزیز کا لکھا ہوا نہیں چنانچہ میں نے ان کا یہ بریت والا نوٹ الفضل میں بھجوا دیا اور خود انہیں بھی ایک رجسٹرڈ خط کے ذریعہ اطلاع کر دی۔

اس پر بعض دوستوں کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ بعض شرپسند لوگ اس خط و کتابت کے متعلق غلط فہمی پھیلا رہے ہیں اور اس بارے میں مختلف قسم کی قیاس آرائی ہو رہی ہے۔ سو دوستوں کی اطلاع کے لئے ذیل میں مولوی عبدالمنان صاحب کا خط اور اپنا جواب شائع کیا جا رہا ہے تاکہ دوست متعلقہ کوائف کے متعلق از خود اندازہ لگا سکیں اور کسی قسم کی غلط فہمی کا امکان نہ رہے۔ ذیل میں پہلے مولوی عبدالمنان صاحب کا خط اور اس کے نیچے اپنا خط بلا تبصرہ درج کیا جاتا ہے

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۶/۱۰/۶۱

مولوی عبدالمنان صاحب کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

J — 61 ماڈل ٹاؤن
لاہور
۱۰ اکتوبر ۱۹۶۱ء

بخدمت مکرم صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ!

آپ کا مضمون مندرجہ اخبار "الفضل" مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۶۱ء زیر عنوان "الحق والحق اقول" میں نے بڑے افسوس کے ساتھ پڑھا ہے۔ اس میں آپ نے اخبار "پیغام صلح" مورخہ ۸ فروری ۱۹۶۱ء کے مضمون "قادیانی خلافت کی دیوارِ گریہ" کو میرے یا برادرم عبدالوہاب عمر کی طرف منسوب کیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ وہ مضمون نہ میں نے لکھا نہ برادرم عبدالوہاب صاحب عمر نے اور نہ خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے کسی دوسرے فرد نے، نہ ہمارے ایما اور علم ہی سے وہ لکھا گیا۔ ہماری طرف اس مضمون کو منسوب کر کے آپ نے "سوء ظن" سے کام لیا ہے اس لئے مہربانی فرما کر اخبار "الفضل" میں آپ اپنی طرف سے اس کی تردید شائع کروا دیں۔

اگر آپ کی طرف سے یہ تردید شائع نہ ہو تو کیا میں یہ سمجھ لوں کہ آپ ہماری مخالفت میں اتنی دور نکل گئے ہیں کہ آپ کے لئے واپسی کے سب راستے بند ہو چکے ہیں۔ والسلام

خاکسار:۔ عبدالمنان عمر ۱۰/۱۰/۶۱

میرا جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

مکرم مولوی عبدالمنان صاحب عمر
السلام علیکم

آپ کا رجسٹرڈ خط محررہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۱ء موصول ہوا مجھے اس خط سے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ جو ناپاک سلسلہ مضامین "سبط نور" کے قلمی نام سے پیغام صلح میں شائع ہو رہا ہے اس میں آپ کا یا آپ کے بھائی صاحب کا یا آپ کے کسی عزیز کا دخل نہیں ہے۔ اور نہ یہ مضامین آپ کے ایما سے لکھے جا رہے ہیں۔ شکر ہے کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی اولاد کا کم از کم اس ناپاک سلسلۂ مضامین سے تعلق نہیں ہے۔

باقی رہا سوء ظن کا سوال جس کے متعلق آپ نے لکھا ہے، سو یہ سوء ظن کا سوال نہیں بلکہ غلط فہمی کا سوال ہے کیونکہ حالات پیش آمدہ میں میرے لئے اس معاملہ میں غلط فہمی پیدا ہونا ناگزیر تھا۔ کیونکہ "سبط نور" کے لفظ سے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی اولاد کی طرف ہی خیال جاتا ہے۔ کیونکہ اور کوئی ایسا خاندان میرے علم میں نہیں جو "نور" یعنی حضرت مولوی نورالدین صاحب کی اولاد میں سے ہو اور اس نام سے معروف ہو۔ آپ نے اچھا کیا کہ اس غلط فہمی کو جو بے شمار دلوں میں پیدا ہوئی ہے اپنے خط کے ذریعہ دور کر دیا ہے۔ میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آئندہ بھی حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کی اولاد کو ایسے ناپاک مضامین سے دور رکھے۔

مگر آپ کے خط کی ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ میں نے اپنے مضمون میں لکھا تھا کہ آپ اتنی دور نہ جائیں کہ واپسی کا رستہ بند ہو جائے۔ اس کا مطلب واضح تھا کہ چونکہ آپ کا تعلق خلافت سے کٹ چکا ہے اس لئے میں نے خواہش ظاہر کی تھی کہ اس قطع تعلق میں اتنی دوری نہ پیدا ہو کہ آپ کے لئے واپسی کا رستہ مسدود ہو جائے۔ اور آپ خلافت کی طرف واپس نہ لوٹ سکیں۔ آپ نے میرے فقرے کو الٹ کر میرے متعلق بھی یہی فقرہ دہرا دیا ہے۔ کہ میں بھی اتنی دور نہ جاؤں کہ میرے لئے بھی واپسی کا رستہ مسدود ہو جائے۔ میں یہ فقرہ سمجھنے سے بالکل قاصر ہوں۔ کیونکہ جہاں آپ کی حالت میں خلافت سے علیحدگی کی صورت میں ایک بڑا تغیر آیا ہے وہاں میں تو بفضلہ تعالیٰ شروع سے لے کر ایک ہی مقام پر چلا آیا ہوں۔ یعنی حضرت مسیح موعود کو ظلی اور غیر تشریعی نبی مانتا ہوں اور خلافت سے وابستہ ہوں۔ پس میرے متعلق تو واپسی کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ آپ نے غالباً صرف جوابی طور پر میرے والا فقرہ بلا وجہ دہرا دیا ہے۔

بہرحال شکر ہے کہ اصل غلط فہمی جو حالات پیش آمدہ کے ماتحت ناگزیر تھی آپ کے خط سے دور ہو گئی ہے۔ مگر میں یہ مشورہ ضرور دوں گا کہ اگر آپ کے لئے ممکن ہو اور آپ کو ان مضامین کے لکھنے والے "سبط نور صاحب" کا علم ہو۔ کہ وہ کون صاحب ہیں تو ان کو نصیحت کریں کہ آئندہ اس قلمی نام سے اجتناب کریں تا کوئی مزید غلط فہمی نہ پیدا ہو۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ۱۴/۱۰/۶۱

تحریک جدید کے مجاہدین مطلع رہیں

تحریک جدید کے سال ۲۷ کی ادائیگی کی آخری تاریخ ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۱ء ہے۔ اس تاریخ سے قبل وعدہ کی ادائیگی ضروری ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

گرم پارچات برائے غرباء

موسم سرما آ گیا ہے جماعت کے مخیر احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے غریب بھائیوں کی ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے اپنے مستعملہ یا نئے گرم یا سرد پارچات ہی ان کے لئے دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ مرکز میں بسنے والے غریب اصحاب الصفہ کا حق جماعت کے عام مستحقین احباب سے کہیں زیادہ ہے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

رہن کی شرعی صورت اور مرہونہ شئے کے ضائع ہونے کا زرِ رہن پر اثر

(از مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب بی اے رکن مجلس افتاء)

(قسط نمبر ۳)

۴۔ عزم کے معنی نقصان اور ہلاکت کے نہیں بلکہ لزوم اور ثبوت کے ہیں۔ جیسے ان عذابہا کان غراماً، یعنی ثابتاً لازماً۔ والغریم الذی قد لزمہ الدین۔ پس عزم کے معنی لزوم المطالبة من قبل الآدمی ہوگا۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

ان المسألة لا تحل الا من
ثلاث فقر مدقع وغرم
مفظع او دم موجع
نیز آیت انما الصدقات
للفقراء ---- الی قولہ
والغارمین میں غارمین
سے مراد مدیون ہیں اور
انا المغرمون کے معنی ہیں
ملزمون مطالبون دیوننا
ابو عمر کہتے ہیں اخطأ من قال ان
ھلاک المال ونقصانہ
یسمی غرماً لان الفقیر
الذی ذہب مالہ لا
یسمی غریماً وانما الغریم
من توجہت علیہ المطالبة
للآدمی بما۔

(احکام القرآن جصاص جلد ۱ ص ۶۲۶)

پس عزم کے معنی نقصان یا ہلاکت کے معنی صحیح نہیں ہیں بلکہ صحیح معنی یہی ہیں کہ اگر انقضا کے مدت پر رہن کے فروخت کی نوبت آجائے تو اگر اس کی قیمت قرض کی رقم سے زائد ہے تو وہ زیادتی اسے ملے گی اور اگر قیمت کم ہو اور قرض زیادہ ہو تو پھر بقیہ قرض اس کے ذمہ ہوگا۔

(۵) اس روایت کے راوی سعید بن المسیب جو فقہائے سبعہ مدینہ میں شامل ہیں خود اس امر کے قائل ہیں کہ اگر رہن ہلاک ہو جائے تو دین ساقط ہو جاتا ہے۔

(شرح معانی الآثار طحاوی جلد ۲ کتاب الرہن)

پس اگر اس لفظ کے وہی معنے ہوتے جو مخالف بیان کرتے ہیں تو سعید بن المسیب یہ فتوے کیوں دیتے لہٰذا ان کے قول کی تاویل ان کے اپنے مذہب کے خلاف کرنا صحیح نہیں ہے

(جوہر النقی ذیل سنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۶ ص ۴۲-۴۰)

(۶) رہن کو صرف وثیقہ اور تمسک ورسید قرار دینا بھی درست نہیں بلکہ یہ بطور ضمانت ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:۔

"لان الرہن وثیقة
یستوفی الحق منہ عند
تعذر استیفائہ من
الراہن فاذا کان فی
ید الراہن لم یحصل
معنی الوثیقة۔"

(مغنی ابن قدامہ جلد ۴ ص ۳۳۵)

کہ رہن بطور وثیقہ ان معنی میں ہے کہ اگر راہن سے قرض کی وصولی مشکل ہو جائے تو اس وقت مرہونہ شئے کی قیمت سے قرض پورا کیا جا سکے اور ایسا تبھی ہو سکتا ہے جبکہ مرہونہ شئے بطور ضمانت ہو نہ کہ بطور رسید یا تمسک

ہمارے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی فرمان اس مسئلہ (یعنی ضیاع رہن کا زر رہن پر اثر) کے متعلق نہیں مل سکا۔ اور نہ ہی حضرت خلیفة المسیح اول رضی اللہ عنہ کا کوئی ارشاد ملا ہے۔ البتہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے بعض ملفوظات کے بین السطور میں اس مسئلہ کے متعلق حضور کی ذاتی رائے کا کچھ علم ہوا ہے چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۲۹ء میں بیمہ کے مقابلہ پر پسماندگان کی امداد کے لئے باہمی امدادی کمیٹی کی ایک سکیم مجلس شوریٰ میں پیش فرمائی جو مزید غور و فکر کے لئے ایک سب کمیٹی کے سپرد ہوئی لیکن اس کمیٹی کی طرف سے کسی رپورٹ کا آنا ثابت نہیں۔ اس سکیم کے سلسلہ میں بیمہ سے مقابلہ کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"------ یہ رقم جمع کر کے
میرا ارادہ تھا کہ زمین اور مکانات
رہن لے لئے جائیں۔ یہ تجارت
بہت اچھی ہے اس میں خسارہ
کا احتمال نہیں ہوتا اگر کوئی شخص
کسی کا مکان رہن لیتا ہے اور
وہ مکان گر جائے تو مالک کا
فرض ہے کہ اسے تعمیر کرائے کیونکہ
جو چیز اس نے کرایہ کے بدلے دی
تھی وہ جب رہی نہیں تو رہن کیا
ہاں جب تک تعمیر نہ ہوگا اس وقت
تک کرایہ نہ ملنے کا خسارہ رہن
والے کو بھی ہوگا۔ اور زمین میں
تو گرنے گرانے کا احتمال نہیں ہوتا۔
زیادہ سے زیادہ یہی ہے کہ فصل
نہ ہوگا۔ لیکن اس میں بھی کوئی نقصان
نہیں ہوگا۔"

(الفضل ۲۲ نومبر ۱۹۲۹ء)

اسی طرح ۱۹۴۶ء میں پھر بیمہ کے مقابلہ میں پسماندگان کی امدادی کمیٹی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"------ اس وقت اس روپیہ کو
تجارت پر لگانے کا بہتر سے بہتر طریق
ہمارے ذہن میں یہی آیا تھا کہ ہم اس
روپیہ سے مکانات اور زمینیں رہن
لے لیں گے۔ کیونکہ یہ تجارت بہت محفوظ
ہے اور اس میں خسارہ کا کوئی احتمال
نہیں ہوتا اگر کوئی شخص کسی کا مکان
رہن لیتا ہے اور وہ مکان کسی حادثہ
سے گر جاتا ہے تو اس وقت مالک کا
فرض ہوتا ہے کہ وہ اسے تعمیر کرائے
کیونکہ جو چیز اس نے روپیہ کے بدلے
میں دی تھی وہ رہی ہی نہیں تو رہن
کیسا؟ ہاں جبتک مکان تعمیر نہ ہوگا
اس وقت تک کرایہ نہ ملنے کا خسارہ
رہن لینے والے کو بھی ہوگا۔ اور زمین
میں تو گرنے گرانے کا کوئی احتمال ہی نہیں
ہوتا۔ زمین سے زیادہ یہی ہو سکتا ہے
کہ فصل نہ ہو لیکن اس سے بھی کوئی خاص
نقصان نہیں ہوتا۔"

(الفضل ۳ ستمبر ۱۹۶۰ء)

ان دونوں حوالہ جات سے بظاہر نظر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذاتی رائے یہی ہے کہ رہن کے ضیاع سے رہن ساقط نہیں ہوتا۔ لیکن واضح رہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اسے کوئی مستقل فیصلہ قرار نہیں دیا بلکہ پسماندگان کی امداد جاری رکھنے کے لئے یہ ایک تجویز تھی جس کا ضمناً ذکر آیا ہے چونکہ اس سکیم اور تجویز میں علماء کے ساتھ اختلاف تھا اس لئے حضور نے خود ہی فرما دیا کہ اس کو رائج نہیں کیا گیا۔ گو حضور کو اختیار تھا کہ بحیثیت خلیفۂ وقت اپنی ذاتی رائے کے مطابق فیصلہ فرما کر اس سکیم کو رائج فرما دیتے لیکن بوجہ فقہی مسئلہ ہونے کے اور اس میں علماء کے ساتھ اختلاف ہو جانے کے حضور نے اپنی رائے کو چھوڑ دیا اور اپنے اس طریق کی تائید میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تعامل کو بھی پیش فرمایا ہے کہ حضور علیہ السلام نے بھی پہلے ایک فقہی مسئلہ میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی رائے سے اختلاف فرماتے ہوئے فیصلہ فرما دیا تھا لیکن پھر اپنے فیصلہ کو منسوخ فرما دیا تھا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"---- وکلاء کہتے تھے کہ ہم اس تجویز
پر غور کر لیں گے بشرطیکہ علماء کا اتحاد ہو
جائے مگر چونکہ ہمارے علماء کا اتحاد نہ
ہو سکا اس لئے یہ سکیم جاری نہ ہو سکی اس
میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالےٰ کے انبیاء
اور ان کے خلفاء کو یہ اختیار حاصل ہوتا
ہے کہ جب کسی مسئلہ کے متعلق انہیں
شرح صدر حاصل ہو تو وہ اس کو جماعت
میں رائج کر دیں۔ مگر یہ مسئلہ ان مسائل
میں سے نہیں ہے جس کے متعلق علماء کے
مشورہ کو نظر انداز کر کے جماعت کو ایک
نئے طریق پر ڈالا جائے۔ پس باوجودیکہ
مجھے حق حاصل ہے کہ میں جماعت میں اس
سکیم کو جاری کروں مگر میں نے اپنے اس
حق کو جاری نہیں کیا اور اس بارہ میں
میں نے وہی طریق عمل اختیار کیا جو
حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اختیار
کیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے
پیر منظور محمد صاحب کی لڑکی حامدہ خاتون
کا نکاح حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ
کے لڑکے میاں عبدالحی صاحب مرحوم سے
کر دیا۔ نکاح کے بعد میاں عبدالحی صاحب
کی والدہ کو یاد آ گیا اور انہوں نے کہا
کہ "لڑکی نے میرا دودھ پیا ہوا ہے"۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے
جب یہ بات پیش ہوئی تو آپ نے فرمایا
کہ اس کے لئے "خمس رضعات" کی شرط
ہے یعنی یہ ضروری ہے کہ بچے نے پانچ دفعہ
دودھ پیا ہو۔ یہ نہیں کہ ایک ہی دفعہ میں
اس نے پانچ گھونٹ دودھ پیا ہو۔ بلکہ
الگ الگ وقتوں میں پانچ دفعہ دودھ
پینا ضروری ہے مگر حضرت خلیفہ اول
رضی اللہ عنہ فقہاء کے قول کے مطابق یہ
سمجھتے تھے کہ اگر ایک دفعہ بھی بچہ پانچ
گھونٹ پی لیتا ہے تو اس پر اس مسئلہ
کا اطلاق ہو جاتا ہے۔ غرض "خمس
رضاعات" کے ایک معنی وہ تھے جو حضرت
مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام لیتے تھے
اور ایک معنی وہ تھے جو حضرت خلیفة المسیح
اوّل رضی اللہ عنہ سمجھتے تھے اور چونکہ یہ
شادی کا معاملہ تھا اور حضرت خلیفہ اوّل رضی

رضی اللہ عنہ فقہاء کی تشریح کو زیادہ قابل قبول سمجھتے تھے اس لئے آپ کو اس کا صدمہ ہوا اور آپ کو اسہال شروع ہو گئے۔ آخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:-

"یہ نکاح توڑ دیا جائے یہ ایک فقہی مسئلہ ہے۔ اس میں ضروری نہیں کہ میری تشریح کو ہی درست سمجھا جائے" اسی طرح میں نے بھی مناسب سمجھا کہ اس بارہ میں علماء پر زور نہ دوں"

(الفضل ۳ر ستمبر ۱۹۶۰ء)

خلاصہ یہ کہ خاکسار کے نزدیک۔

ا - رہن کی شرعی صورت بغیر کامل قبضہ کے مکمل نہیں ہو سکتی۔ اور جب تک قبضہ مکمل نہ ہو جائے اور راہن کی حیثیت مرہونہ شے میں ایک اجنبی کی سی نہ ہو جائے مرہونہ شے سے کوئی فائدہ اٹھانا جائز نہیں۔ قرآن مجید۔ سنت نبوی۔ اجماع صحابہ اور سلسلہ احمدیہ کی روایات سے یہی ثابت ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے کسی دوست نے سوال کیا:

"اگر کوئی شخص کسی سے دو ہزار روپیہ میں مکان رہن لے اور پچیس ۲۵ روپیہ اس کا کرایہ مقرر کر کے طے کرے کہ پانچ روپیہ کرایہ میں سے مرمت کے وضع ہوتے رہیں تو کیا یہ جائز ہے؟" فرمایا:-

"یہ ناجائز ہے مرمت وغیرہ رہن دینے والے کو خود کروانی چاہیئے۔ اور یہ بھی ناجائز ہے کہ مکان لینے سے پہلے ہی کرایہ مقرر کر کے مالک مکان سے کرایہ نامہ کا اسٹامپ لکھوا لیا جائے ..... مختصر یہ کہ مکان والے کی حیثیت جب تک ایک اجنبی کی سی نہیں ہوگی۔ یہ جائز نہیں ہے۔"

(الفضل ۲۲ نومبر ۱۹۲۹ء)

ب:- مرہونہ مکان کا کرایہ یا زمین کا زرٹھیکہ وغیرہ روپیہ کی مقدار پر مقرر نہیں ہونا چاہیئے بلکہ مکان کی حیثیت یا مروجہ کرایوں کے مطابق ہونا چاہیئے۔ اگر مکان یا زمین رہن کے بعد راہن کے پاس ہی رہے تو صرف اس صورت میں کرایہ یا زرٹھیکہ لینا جائز ہوگا جبکہ راہن ایک دفعہ مکان یا زمین کا مکمل قبضہ مرتہن کو دے چکا ہو اور راہن اور مرتہن دونوں کو کامل اختیار ہو کہ جب چاہیں مکان خالی کر یا کرا سکیں گے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب متعنا اللہ بطول حیاتہ اور حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مفتی سلسلہ کا یہی اس کے مطابق فیصلہ ہے (ملاحظہ ہو رجسٹر فتاویٰ حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ رجسٹر ۱ صفحہ ۴۸۔ رجسٹر ۲ صفحہ ۱۸۰۔ رجسٹر ۳ صفحہ ۱۲۳ و رجسٹر ۴ صفحہ ۱۳۳ اور رجسٹر ۵ صفحہ ۲۶۔ نیز فتویٰ مکرم سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ مندرجہ رجسٹر ہدایات دفتر نظارت امور عامہ مورخہ ۲۶)

مؤخر الذکر فتویٰ نظارت امور عامہ نے مرہونہ شے کے کرایہ وغیرہ کے متعلق دریافت کیا۔ مفتی صاحب کی طرف سے آمدہ فتویٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی خدمت میں بھی پیش کیا گیا۔ اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"اس صورت میں جائز ہے جبکہ دونوں فریق کو حق ہو کہ ایک مقررہ وقت کا نوٹس دے کر مکان خالی کرا سکیں یا ایک مدت مقررہ کے لئے کرایہ پر مکان دیا گیا ہو اور اس کے بعد چھوڑنے یا چھوڑوانے کا حق ہو"

حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے فرمایا:-

"میری ذاتی رائے یہ ہے اور یہی میرے علم میں حضرت صاحب کا خیال ہے کہ اگر کرایہ روپے کی تعداد پر مقرر نہ کیا جائے بلکہ مکان کی حیثیت پر مبنی ہو اور ایک ماہ کے نوٹس پر خالی کرایا جائے تو کوئی حرج نہیں"

(رجسٹر ہدایات نظارت امور عامہ)

ج:- رہن بطور ضمانت

اسی طرح خاکسار کے نزدیک رہن بطور ضمانت ہے بوجوہ ذیل:-

۱ - قرآن مجید میں فرھان مقبوضۃ ہے۔ صرف رسید یا وثیقہ کو فروخت کر کے قرضہ کی رقم پوری نہیں ہو سکتی۔

۲ - امانت عند الطلب واپس کرنے کی ذمہ داری امین پر ہوتی ہے۔ لیکن رہن جب تک پورا رقم قرضہ ادا نہ کی جائے فک نہیں ہو سکتا اور نہ ہی مطالبہ ہو سکتا ہے۔

(بحر الرائق۔ مغنی ابن قدامہ کتاب المعاملات)

(۳) رہن میں عارضی طور پر ایک مدت معینہ کے لئے مرہونہ شے کی ملکیت مرتہن کو حاصل ہو جاتی ہے۔ بخلاف امانت کے اس میں صرف مالک کو تصرف کامل کا حق حاصل ہوتا ہے۔ امین کسی کے تصرف کا حقدار نہیں ہے۔

(۴) راہن کے افلاس یا وفات کے وقت مرتہن مرہونہ شے کو فروخت کر کے اپنی رقم پوری کرنے کا سب قرضخواہوں کی نسبت زیادہ حقدار ہوتا ہے۔

(۵) امانت کے بدلے میں امین کوئی چیز امانت دار کے پاس رہن نہیں رکھتا بخلاف رہن کے جس میں مرتہن نکالے ہوئے اپنی رقم یعنی دَین جتنی مدت تک کے لئے راہن کے حوالے کر دیتا ہے۔ لہٰذا یہ امانت نہیں ہو سکتا۔

۶ - رہن محض وثیقہ اور تمسک نہیں بلکہ بطور ضمانت ہے جو استیفائے دَین کے لئے مرتہن کے پاس رہتا ہے۔ تا وقتیکہ قرض کی ادائیگی نہ ہو جائے۔

۷ - لہ غنمہ وعلیہ غرمہ والی روایت کی تائید چونکہ قرآن مجید رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ جات تعامل خلفاء راشدین اور فقہاء سبعہ مدینہ اور اکثر علماء وفقہاء سے ثابت نہیں لہٰذا یہ قابل حجت نہیں ہو سکتی۔

۸ - اگرچہ فریقین کے دلائل مرسل احادیث پر مبنی ہیں۔ لیکن ضمانت والے فریق کی تائید میں چونکہ قرآن کریم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے اور خلفاء راشدین میں سے دو خلفاء حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کے علاوہ اکثر فقہاء امت شامل ہیں۔ لہٰذا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد

"علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین" اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کہ:-

"ہماری جماعت کا فرض ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالف قرآن اور سنت نہ ہو تو خواہ وہ کیسے ہی ادنیٰ درجہ کی ہو اس پر وہ عمل کریں اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اس کو ترجیح دیں"

کی روشنی میں مرہونہ شے کا بطور ضمانت ہونا ارجح ہے۔

رہن کے ضیاع کا زر رہن پر اثر

راہن و مرتہن کے دخل اور قصور کے بغیر اگر رہن ہلاک ہو جائے تو اس میں پانچ مذاہب ہیں:-

۱ - حضرت علیؓ، عبید اللہ بن حسن اور اسحٰق بن راہویہ کے نزدیک دونو فریق ایک دوسرے کو زیادتی واپس کریں گے۔ یعنی اگر رہن و قرض کی قیمت مساوی ہے تو دَین ساقط ہوگا۔ اگر قیمت کم ہے تو بقیہ رقم راہن مرتہن کو دے گا اور اگر رہن کی قیمت قرض سے زیادہ ہے تو زیادتی مرتہن راہن کو واپس کرے گا۔

۲ - حضرت عمرؓ۔ امام ابوحنیفہ، صاحبین اور جمہور فقہائے عراق کے نزدیک اگر رہن کی قیمت دَین سے زیادہ یا برابر ہے تو دَین ساقط ہو جائے گا اور مرتہن راہن کو زیادتی بھی نہیں دے گا۔ کیونکہ وہ اس زیادتی کو کر قرض کے عوض رہن رکھنے پر رضامند ہو چکا تھا۔ البتہ اگر رہن کی قیمت قرض کی رقم سے کم ہو تو اس کے برابر قرض ساقط ہوگا اور بقیہ رقم کی ادائیگی راہن کے ذمہ ہوگی۔

۳ - امام حسن بصری۔ شریح قاضی شعبی۔ زہری اور قتادہ کے نزدیک ہر حالت میں سارا قرض باطل اور ساقط ہو جائے گا۔

۴ - اگر مرہونہ شے اموال مخفیہ (نقدی۔ زیور۔ اسلحہ۔ اوزار اور کپڑے وغیرہ) میں سے ہے تو مرتہن زیادہ سے زیادہ قیمت کا ذمہ دار ہوگا۔ مرہونہ شے کی زیادہ سے زیادہ قیمت لگا کر بھی اگر رہن کی رقم پوری نہ ہو تو پھر بقیہ رقم راہن سے لینے کا حقدار ہوگا۔ اور اگر مرہونہ شے اشیاء ظاہرہ (حیوان جائیداد غیر منقولہ) ہو تو مرتہن سارا قرض راہن سے لینے کا مستحق ہوگا۔ امام مالک۔ اوزاعی سابق الذکر کا یہی مذہب ہے۔

(بقیہ صفحہ ۶ پر)

بے وقت پچھتانے سے فائدہ

ایک موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"پس اے دوستو! مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لے لو کہ اس امت پر پھر یہ دن نہیں آئیں گے"

تحریک جدید کا چندہ سال ۲۷/۱۷ ادا کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۶۱ء ہے۔ بروقت ایفاء عہد کا اہتمام کیجئے۔ وقت گزر جانے کے بعد پچھتانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ غور فرمائیے کہ ہم نے مصلح موعود کا زمانہ پایا ہے کیا اس میں بھی اشاعت اسلام کے فریضہ سے ہم غافل رہ سکتے ہیں؟

پس اگر تحریک جدید کی مالی قربانی میں حصہ لینے سے ہم تاحال محروم ہیں تو آئیے آج ہی اس کمی کو پورا کرنے کے دم لیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواست دعا

مکرم و محترم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب بی اے۔ بی ٹی سیکنڈ ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ کی اہلیہ صاحبہ گنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے (ایڈیٹر)

خدام الاحمدیہ کا ایک اہم فرض

(از مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے وکیل المال تحریک جدید)

نوٹ:۔ مورخہ ۲۲ اکتوبر کو خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی:۔

صاحب صدر اور میرے عزیز نوجوانو۔ آج جبکہ تحریک جدید پر ستائیس سال کا عرصہ گذر چکا ہے اور اشاعت اسلام کی یہ عظیم الشان مہم اپنی اٹھائیسویں منزل میں قدم رکھنے والی ہے۔ اس امر کی احتیاج نہیں رہی کہ تحریک جدید کی غرض وغایت یا فوائد بیان کئے جائیں۔ اس سلسلہ میں آفتاب آمد دلیل آفتاب کی مثال صادق آ چکی ہے اسلئے میں بغیر کسی تعارف کے اپنے نوجوان بھائیوں کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بعض ارشادات کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو خاص خدام الاحمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ وما توفیقی الا باللہ

۱۹۴۴ء میں جبکہ تحریک جدید کو جاری ہوئے دس سال گذر چکے تھے۔ ہمارے محسن ومحبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی نئی پود کو بھی اشاعت اسلام کے ثواب میں شریک کرنے کے لئے دفتر دوم جاری فرمایا اور ۱۹۵۰ء میں خدام الاحمدیہ کو اس دفتر کی کامیابی کا کلی طور پر ذمے وار قرار دیا گیا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے ۲ فروری ۱۹۵۰ء کو خدام کے نام ایک ولولہ انگیز پیغام ارسال فرمایا جو ان روح پرور الفاظ میں تھا۔

پیغام امام خدام کے نام

"نوجوانان جماعت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تحریک جدید کے دفتر دوم کی مضبوطی کا کام اس سال میں نے خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا ہے بعض مجالس کی طرف سے مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ وہ اس بارہ میں کوشش کر رہے ہیں میں چاہتا ہوں کہ ہر جگہ کے خدام سرگرم کوشش کر کے دفتر دوم کے وعدوں کو اس سال پانچ لاکھ تک کے وعدوں تک لے جائیں۔ اس لئے ۵ فروری ۱۹۵۰ء کا دن مقرر کیا جاتا ہے۔ اس دن ہر شہر اور گاؤں میں جلسے کئے جائیں جن میں تحریک جدید کی اہمیت واضح کی جائے اور اس کے بعد خدام گھر بگھر پھر کر نئے سال کے وعدے لیں اور یہ تسلی کریں کہ ان کے شہر میں کوئی ایسا نوجوان باقی نہ رہے جو تحریک جدید کے دفتر اول یا دوم میں شامل نہ ہو۔

چندہ کی شرح میں بھی کچھ رعایت کر دیتا ہوں آئندہ دفتر دوم کا کم از کم وعدہ ماہوار آمد کے بیس فی صدی کے برابر کیا جا سکتا ہے لیکن پانچ روپے سے کوئی کم وعدہ نہ ہونا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور اس مہم میں کامیاب کرے

والسلام خاکسار

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی"

ہمارے فتح نصیب امام نے اپنے اس ایمان پرور پیغام میں ۱۹۵۰ء سے ہی خدام الاحمدیہ کے فرائض کی نشاندہی فرما دی ہے اور وہ یہ ہے کہ

۱۔ ہر مجلس تسلی کرلے کہ کوئی نوجوان تحریک جدید میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے۔

۲۔ کسی خادم کا چندہ اس کی مالی حیثیت سے کم نہ ہو

۳۔ دفتر دوم کے وعدوں کو پانچ لاکھ روپیہ تک پہنچا یا جائے۔

آج حضور ایدہ اللہ کے اس ایمان افروز پیغام پر گیارہ سال کا عرصہ گذر رہا ہے۔ کیا ہر قائد مجلس اپنے سینہ پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتا ہے کہ اس کے شہر کا ہر نوجوان تحریک جدید کی مالی مہم کا باقاعدہ مجاہد ہے اور کیا یہ اطمینان کر لیا گیا ہے کہ ہر نوجوان کی مالی قربانی اس کی حیثیت کے مطابق ہے؟

میرے عزیز نوجوانو اگر پہلی دو شقوں کے جوابات مثبت میں نہیں تو تیسری شق کہ دفتر دوم کے وعدے پانچ لاکھ تک پہونچ جائیں ہرگز پوری نہیں کی جا سکتی۔ یہ ہم میں سے بعض کی عدم توجگی کا ہی نتیجہ ہے کہ دفتر دوم کے مجاہدین کی تعداد ابھی تک سولہ ہزار اور ان کے وعدوں کی تعداد دو لاکھ سولہ ہزار روپے تک پہنچی ہے اور اس میں بھی مستورات کا خاصا حصہ ہے گویا خدام نے ابھی اپنی منزل کا نصف راستہ بھی طے نہیں کیا۔ پس میں بڑے دردمند دل کے ساتھ اپنے عزیز نوجوانوں سے ملتجی ہوں کہ وہ اپنی اپنی مجالس میں جا کر ایک نئے عزم کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ولولہ انگیز پیغام کو سامنے رکھ کر سال نو کے اعلان کے بعد وعدوں کو حاصل کرنے اور مرکز کو بھجوانے کا کام ایسے منظم طریق سے عمل میں لائیں کہ کوئی نوجوان اس سے محروم نہ رہے۔

حضور پر نور کے اس ارشاد کی اہمیت کے پیش نظر میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس سلسلہ میں حسن کارکردگی پر کچھ انعام بھی مقرر کیا جائے۔ سو آئندہ سال کے اعلان کے بعد جلسہ سالانہ تک جو مجلس دفتر وکالت مال کو یہ یقین دہانی بھجوا دے گی کہ اس کے گاؤں یا شہر کے جملہ نوجوان دفتر اول یا دفتر دوم کے باقاعدہ مجاہد بن چکے ہیں تو اسے انشاء اللہ العزیز مرکز سے خوشنودی کی سندات پیش کی جائیں گی۔

اسی طرح شق نمبر ۲ کے لئے بھی پوری پوری کوشش فرمائی جائے۔ سوائے طالبعلم یا بچے یا معذور کے ہر کمانے والے نوجوان کا وعدہ تحریک جدید اس کی ماہوار آمد کے بیس فی صدی سے کم نہ ہو۔ پانچ روپیہ کی شرط سے نوبچول طلباء یا معذور لوگوں کو استفادہ کرنا جائز ہوگا۔ ورنہ بر سر روزگار نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ کی ہدایت کی روشنی میں اپنی ماہوار آمد کے پانچویں حصہ کے برابر وعدہ پیش کریں۔

میں اس موقع پر اپنے عزیز نوجوانوں سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ اور یقین رکھتا ہوں کہ اشاعت اسلام کی سچی تڑپ اور سیدنا حضرت المصلح الموعود کی سچی محبت رکھنے والے میرے سوال کے جواب میں باآواز بلند کہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس وقت میرا سوال آپ سے یہ ہے کہ کیا آپ واقعی اپنی مجالس میں جا کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ان ہدایات کی روشنی میں تحریک جدید کا کام کریں گے؟

(اس سوال پر خدام نے باآواز بلند کہا۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

میرے عزیز نوجوانو۔ آج ساری دنیا کی نظریں ہم پر جمی ہوئی ہیں۔ یہ درست ہے کہ اسلام کی اشاعت کا بیڑا اٹھا کر ہم اللہ کے غیر معمولی فضلوں کے وارث بن گئے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہم نے اپنے آپ کو ایک نہایت ہی نازک مقام پر لا کھڑا کیا ہے۔ مادی ذرائع کے اعتبار سے ہماری چھوٹی سی اور کمزور سی کشتی ابھی مصائب و مشکلات کے سمندر کے عین وسط میں پہنچی ہے۔ جس قدر زور اس کشتی کو چلانے کے لئے ہم پہلے لگا چکے ہیں۔ اب اسکو کامیابی کے ساحل تک پہنچانے کے لئے اس سے کہیں زیادہ زور کی ضرورت ہے۔

ہماری خوش قسمتی کہ اس کشتی کے کھیون ہار سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ایک عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کام والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

پس مرے عزیز نوجوانو موجودہ وقت سے کونسا زیادہ نازک وقت ہم پر آ سکتا ہے۔ جو ہمیں ہمارے فرائض کی طرف توجہ دلائے اس لئے میں آخر میں کلام پاک کے اندر ہی میں اپنے بھائیوں سے پوچھتا ہوں۔

الم یان للذین امنوا
ان تخشع قلوبھم لذکر
اللہ وما نزل من الحق

کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ایماندار اور مخلص لوگوں کے دل قرآن مجید اور اس کی اشاعت کے لئے خوف خدا سے جھک جائیں؟

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

اعلان نکاح

مورخہ ۲۳ اکتوبر بروز سوموار بعد نماز عصر حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے مکرم لطیف احمد صاحب عارف ابن محترم حاجی محمد دین صاحب آف تہال درویش قادیان کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ ان کا نکاح بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر کلثوم بیگم صاحبہ بنت مکرم اللہ بخش صاحب غلہ منڈی ربوہ کے ساتھ طے پایا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔ (خورشید احمد)

حقہ نوشی

موجودہ زمانہ میں جبکہ ضروریات زندگی سخت گراں ہیں۔ غربت بہت ہے اور کھانے پینے کی ضروریات کا پورا کرنا بھی مشکل ہے۔ تمباکو کتنا مہنگا ہے۔ جتنا خالص گھی۔ ایسے حالات میں حقہ نوشی محض فضول خرچی اور عیاشی نہیں تو اور کیا ہے؟ حضرت مسیح موعودؑ نے اس کو لغو قرار دیا ہے۔ فی الحقیقت یہ ایسی چیز ہے کہ جس سے قطعاً کوئی فائدہ نہیں۔ بلکہ طبی تحقیقات اس کو صحت کے منافی قرار دیتی ہے۔ مالی نقصان علاوہ ہے۔ احباب اس مضر تر سال عادت سے بچیں اور اپنے اہل وعیال کو بھی بچائیں۔

قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ

محترم مولوی محمد علی صاحب الراعی مرحوم رض

(از نیرہ پروین صاحبہ بنت صوبیدار میجر محمد احمد صاحب لاہور حال کوئٹہ)

میرے ناناجان مولوی محمد علی صاحب ۸۷ سال کی عمر پاکر ۳ مئی ۱۹۶۱ء بروز بدھ نماز فجر ادا کرتے ہوئے اس دنیائے فانی سے رخصت ہو کر ہمیشہ کے لئے ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شامل تھے۔ بچپن ہی سے علم کا بے حد شوق تھا۔ ذرا ہوش سنبھالا تو آپ کے والد مرحوم نے مدرسے میں داخل کر دیا۔ شاید چوتھی جماعت یا پانچویں جماعت میں تھے کہ مسلمان علماء نے فتویٰ دیا کہ جو شخص اپنے بچوں کو انگریزی پڑھائے گا وہ کافر ہو جائے گا۔

آپ کے والد صاحب نے انہیں فوراً سکول سے اٹھا لیا اور پھر آپ نے دلی، لکھنؤ، آگرہ اور انبالہ وغیرہ شہروں میں جو اس وقت دینی تعلیم کے لئے مشہور تھے گھوم پھر کر تعلیم حاصل کی۔ ابھی عمر بمشکل بیس برس کی ہوگی کہ لوگوں نے آپ کی خداداد قابلیت کو دیکھ کر اپنا امام مقرر کر لیا۔ اس زمانہ میں آپ ہوشیارپور اور انبالہ میں بہت مشہور اور بااثر مولوی سمجھے جاتے تھے۔

جس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر قتل کا جھوٹا مقدمہ دائر ہوا۔ حضور علیہ السلام پیشی کے لئے گورداسپور میں تشریف فرما تھے حضرت نانا جان بھی اپنے والدین کو ملنے کے لئے گورداسپور آئے ہوئے تھے۔ آپ نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چہرہ مبارک دیکھا تو فوراً پہچان گئے کہ یہی امام وقت ہے جس کے آنے کی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی تھی۔

آپ نے مصافحہ کے بعد بیعت کی درخواست کی لیکن حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اتنی جلدی بیعت نہ کریں۔ میری کتابیں پڑھیں اور دلی تسلی کے بعد بیعت کریں۔ حضرت نانا جان نے عرض کی حضور اگر میری عمر نے وفا نہ کی تو میں اس نیکی سے محروم رہ جاؤں گا آپ میری بیعت لے لیں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے بیعت منظور کر لی۔ احمدی ہونے کے بعد واپس انبالہ تشریف لائے اور خطبہ جمعہ میں لوگوں کو بتایا کہ میں احمدی ہو گیا ہوں۔ امام مہدی موعود کے آنے کی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آج سے تیرہ سو سال پہلے پیشگوئی فرمائی تھی۔ میں اس پر ایمان لے آیا ہوں۔ آپ کی تبلیغ سے چند تعلیم یافتہ افراد احمدی ہو گئے جن میں سے بابو عبد الرحمٰن صاحب کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

احمدی ہونے کے بعد آپ اپنے آبائی گاؤں تشریف لے گئے۔ جہاں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن جلد ہی آپ کے والدین اور خاندان کے افراد اور گاؤں کے اکثر لوگ احمدی ہو گئے۔ جس جس شہر یا گاؤں میں گئے تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔ اس طرح آپ کے ذریعہ بہت سے لوگ احمدیت میں داخل ہوئے۔ غیر احمدی افراد بھی آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔ باوجود احمدی ہونے کے وہ لوگ آپ کو اپنا پیر سمجھتے تھے۔ جب بچے تعلیم حاصل کرنے کے قابل ہوئے تو کرایہ پر مکان لے کر قادیان رہنے لگے۔ دو سال بعد اپنا ذاتی مکان محلہ دارالرحمت میں تعمیر کیا اور مستقل طور پر وہیں رہائش اختیار کر لی۔ اور وہیں بچوں کی شادیاں بھی کیں۔

پندرہ سال کی عمر سے ہی نماز تہجد شروع کی۔ شادی تقریباً بائیس سال کی عمر میں ہوئی۔ اپنی اہلیہ کی بھی دینی تربیت فرمائی۔

آپ موصی تھے اور سلسلہ کی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ مرکز کی طرف سے جو تحریک ہوتی اس میں شامل ہو کر انتہائی خوشی محسوس کرتے۔ صدقات اور خیرات اکثر کرتے رہتے۔ کبھی کسی سے سوال نہ کرتے۔ قول کے پکے اور اسلام کے سچے خادم تھے۔ بڑے بہادر تھے۔ پرانے زمانے میں جب گاڑیاں عام نہیں تھیں اکثر راتوں کو اکیلے گھوڑے پر سفر کرتے تھے۔

بارعب۔ باوقار۔ کم گو۔ متقی عابد اور دعاگو انسان تھے۔ باوجود عمر رسیدہ ہونے کے زندہ دلی اور خوش اخلاقی آپ کا شیوہ تھا۔ . . . .

. . . . علم سے بے انتہا عشق تھا۔ بڑھاپے میں بھی باوجود نظر کی کمزوری کے صبح اٹھ کر قرآن کریم کی تلاوت کرنا اور باقی تمام دن اخبارات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھنا آپ کا شغل تھا۔ اکثر فرمایا کرتے "میرے مرنے کے بعد میری جائداد یہی کتابیں ہیں"۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو علم و عمل سے خوب نوازا ہے۔ اعلیٰ کردار عزم و استقلال اور بردباری کے جوہر عطا فرمائے تھے کچھ عسرت۔ طبیعت خود پسندی سے سخت نفرت تھی

مرحوم نے اپنے پیچھے چھ لڑکے اور ایک لڑکی اور ۱۸ افراد خاندان اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

رہن کی شرعی صورت اور مرہونہ شئے کے ضائع ہونے کا زر رہن پر اثر

(بقیہ صفحہ ۴)

(۵) مرہونہ شئے خواہ اموال مخفیہ سے ہو یا ظاہرہ سے دونوں صورتوں میں مرتہن اپنا سارا قرض راہن سے وصول کرنے کا حق دار ہوگا۔ امام شافعی۔ احمد۔ ابوثور۔ ابوسلیمان۔ ابن حزم اور ان کے ساتھیوں اور جمہور اہل حدیث کا یہی مذہب ہے۔ (ہدایہ جلد ۲۔ محلی ابن حزم جلد ۸۔ احکام القرآن جصاص جلد ۱)

خاکسار کے نزدیک اگر مرہونہ شئے ایسی صورت میں ضائع ہوتی ہے کہ اس میں راہن یا مرتہن کا دخل اور قصور نہیں ہے تو قرض پر ضرور اثر پڑے گا۔ اگر مرہونہ شئے کی رقم قرض کی رقم کے مساوی ہے تو فریقین میں سے کوئی کسی کو کچھ نہیں دے گا۔ لیکن اگر قرض کی رقم مرہونہ شئے کی قیمت سے زیادہ ہے تو لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل۔ حرمت علیکم دمائکم و اموالکم اور لاضرر و لاضرار کے ماتحت راہن مرتہن کی بقیہ رقم ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔

اگر رہن کے ضیاع کی ایسی صورت ہو جائے جیسا کہ ہجرت کے باعث پیدا ہوئی تو اگر مرہونہ شئے راہن کے قبضہ میں تھی تو پھر دین ساقط نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ رہن کی شرعی صورت نہ تھی بلکہ سود کی صورت تھی جو حرام ہے۔ لیکن اگر رہن مرتہن کے قبضہ میں تھا اور راہن نے اس کے بدلہ (کیونکہ مالک تو وہی تھا) پاکستان میں کوئی جاگیر (زمین یا مکان) حاصل کر لی ہے تو راہن کے ذمہ قرض قائم رہے گا۔ اور اگر اس رہن کے بدلہ میں پاکستان میں راہن نے کچھ حاصل نہیں کیا تو قرضہ فی الحال ساقط ہو جائے گا اور صرف بحالی کی صورت میں واجب الادا ہوگا۔ کیونکہ اس صورت میں یہ ضیاع عارضی ہوگا۔

اسی طرح اگر مرتہن نے مرہونہ شئے کے بدلے یہاں پاکستان میں کوئی جاگیر حاصل کر لی ہے تو اگر اس جاگیر کی قیمت قرض کی رقم سے زیادہ ہے تو اس کا فرض ہے کہ اس زیادتی کو راہن کے حوالے کرے۔ کیونکہ یہ زیادتی اس کے پاس بطور امانت ہے جس کا واپس کرنا اس کے لئے ضروری ہے۔

واللہ اعلم بالصواب۔

فضل عمر فرسٹ ایڈ ڈویژن کے نمائندہ کی طرف سے بروقت ایک مجروح کی امداد

مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۱ء گوجرہ کے ریلوے اسٹیشن پر ایک سوڈا واٹر بوتل فروش لائلپور جانے والی چناب ایکسپریس سے گر کر شدید زخمی ہو گیا۔ اس کا بایاں بازو بالکل کٹ گیا اور دایاں بھی سخت زخمی ہوا اور بے ہوشی طاری ہو گئی فضل عمر فرسٹ ایڈ ڈویژن کراچی کے ایک خادم نے فوری طور پر زنجیر کھینچ کر گاڑی رکوا دی اور ایک دوسرے خادم مسٹر جی ایم دانی پٹیل نے فوری طور پر گاڑی سے اتر کر اسکو فرسٹ ایڈ پہنچائی۔ اس کو ہوش میں لایا گیا اور پٹی کی گئی۔ بعد میں ایک فوجی ڈاکٹر بھی موقعہ پر پہنچ گئے۔ اور انہوں نے اس خادم کی فوری طبی امداد کو بہت سراہا۔ زخمی کو بعد میں ہسپتال بھجوا دیا گیا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مسٹر پٹیل مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے نمائندہ کے طور پر مجلس مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ربوہ میں شمولیت کی غرض سے باقی ٹیم کے ساتھ تشریف لا رہے تھے۔

(شعبہ اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دولت حاصل کرنیکا عملی طریقہ

عبدالغفار داؤد صاحب جن کی عمر سینتیس سال ہے۔ ان خوش قسمت لوگوں میں ہیں جن کو اس بار قومی انعامی بونڈ کے سلسلہ "اے" میں بیس ہزار روپے کا پہلا انعام ملا۔ ان کا کہنا ہے کہ روپیہ خدا اس لئے دیتا ہے کہ اس کی حفاظت کی جائے اور اس پر ان کا عمل بھی ہے۔

اپنے ہم وطنوں کو ان کا مشورہ یہ ہے کہ قومی انعامی بونڈ میں دل کھول کر روپیہ لگائیے۔ یہ قسمت بنانے کا عملی طریقہ ہے۔ آپ کو بھی میری طرح انعام مل سکتا ہے، لیکن ہر صورت میں آپ کی جمع شدہ رقم محفوظ رہتی ہے۔

قومی انعامی بونڈ

ہر سلسلہ پر ہر سہ ماہی میں پچاس ہزار روپے کے نقد انعامات
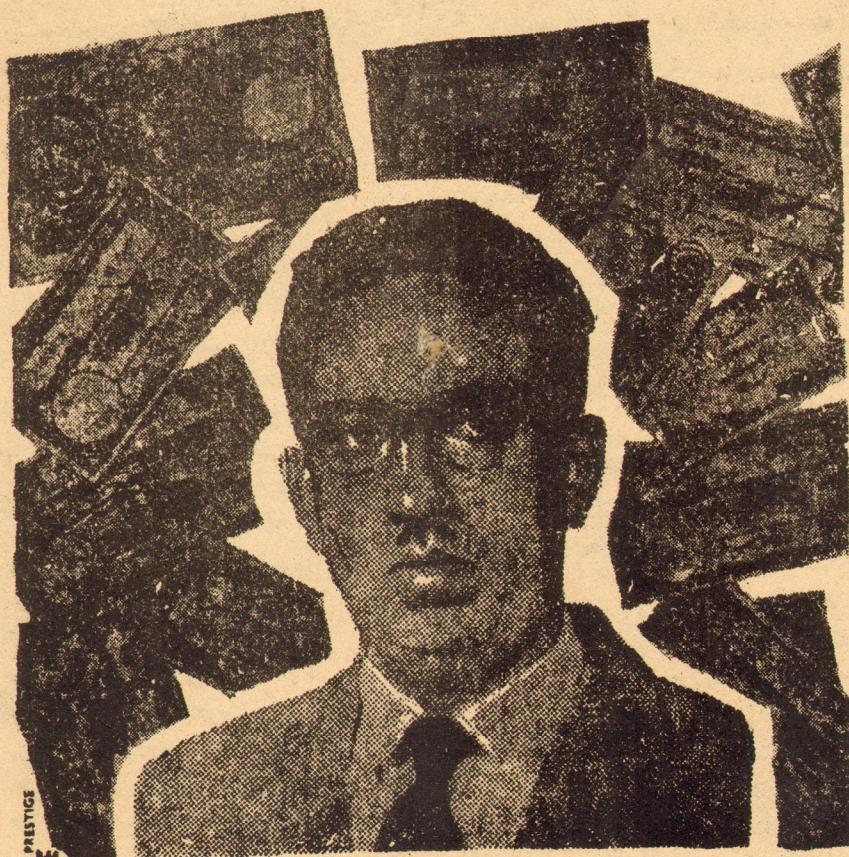
وصیت

ذیل کی وصیت منظوری سے قبل شائع کی جاتی ہے۔ اگر موصی صاحب کو اس وصیت پر کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

نمبر ۱۵۳۰۶ :- میں جنت بی بی زوجہ مولوی غلام محمد صاحب قوم کشمیری مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن عالم گڑھ ڈمے ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۹-۳-۱۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر یکصد روپیہ جو کہ خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اور اراضی باراانی جدی تعدادی ۲۶ کنال ۳ مرلہ واقعہ موضع عالم گڑھ ڈمے ضلع گجرات قیمت مبلغ ۔/۱۳۰۰ روپیہ اس مذکورہ اراضی میں سے سات کنال گروی مبلغ چھ صد چالیس روپیہ میں ہے باقی رقم مبلغ ۔/۶۶۰ روپیہ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط

الراقم سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ ۵۹-۳-۱۸

گواہ شد :- بقلم خود رحمت اللہ خان۔ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ عالم گڑھ ۵۹-۳-۱۸

الامتہ :- جنت بی بی زوجہ مولوی غلام محمد صاحب نشان انگوٹھا۔

گواہ شد :- بقلم خود غلام محمد خاوند موصیہ ۵۹-۳-۱۳

ہر انسان کیلئے ایک ضروری پیغام

اسی صفحہ کا رسالہ
بزبان اردو
کارڈ آنے پر - مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

دوائی فضل الٰہی
جس کے استعمال سے بفضلِ تعالیٰ نرینہ اولاد پیدا ہوتی ہے
قیمت مکمل کورس ۱۰ روپے
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

روحانی نعمتوں سے مالا مال کرنے اور دلوں میں خدمتِ اسلام کا ایک نیا ولولہ پیدا کرنے کے بعد

انصار اللہ کا ساتواں سالانہ اجتماع کامیابی کیساتھ اختتام پذیر ہوگیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اجتماع کے نمائندہ وفد کو شرفِ ملاقات سے سرفراز فرمایا

اجتماع میں ۱۷۱ مجالس کے ۳۰۴ نمائندگان ۸۳۵ اراکین اور ۱۶۰۰ سے زائد زائرین کی شرکت

ربوہ ۳۰ اکتوبر۔ مجلس انصار اللہ کا ساتواں سالانہ اجتماع دعاؤں اور ذکر الٰہی کے مخصوص ماحول میں انصار احباب کو مسلسل تین روز تک روحانی نعمتوں سے مالا مال کرنے اور ان کے دلوں میں خدمتِ اسلام کا ایک نیا ولولہ پیدا کرنے کے بعد اگلے سال پھر انعقاد پذیر ہونے کیلئے کل مورخہ ۲۹ اکتوبر کو سوا بارہ بجے دوپہر کے قریب کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔ ہر چند کہ امسال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اچانک طبیعت زیادہ ناساز ہوجانے کے باعث باوجود ارادہ کے اجتماع میں تشریف نہیں لا سکے تاہم حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت اجتماع کے ایک نمائندہ وفد کو شرف باریابی بخشنے کی اجازت مرحمت فرمائی چنانچہ اجتماع کے آخری روز مورخہ ۲۹ اکتوبر کو اجتماع کے ایک نمائندہ وفد نے جو مختلف اضلاع کے تیس انصار پر مشتمل تھا۔ اختتامی اجلاس کے دوران ہی مکرم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لائلپور کی زیر قیادت قصر خلافت میں حاضر ہوکر حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اور اس طرح حضور نے باوجود ناسازیٔ طبع کے انہیں اپنے خصوصی ملاقات کا شرف عطا فرما کر اجتماع کو برکت بخشی۔

اجتماع کے تین دنوں میں مجموعی طور پر ۸ اجلاس منعقد ہوئے جن میں انصار اللہ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے روح پرور افتتاحی خطاب سے فیضیاب ہونے کے علاوہ التزام کے ساتھ قرآن مجید، احادیث نبویؐ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُرمعارف درس سنے نیز اہم علمی اور دینی موضوعات پر وہ علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر سے مستفید ہوئے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں دوران اجتماع طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور آہ و زاری اور شب بیداری میں بسر کرنے اور اس طرح اس کے خاص افضال و برکات حاصل کرنے کا انمول موقع میسر آیا یوں تو اجتماع کا ہر اجلاس ہی روحانی تربیت اور تزکیہ نفوس و تطہیر قلوب کے اعتبار سے ایک خاص شان کا حامل تھا لیکن ۲۷ اور ۲۸ اکتوبر کو دونوں شب آخری حصہ رات میں نماز تہجد اور پھر نماز فجر ادا کرنے کے بعد علی الصبح جو اجلاس منعقد ہوئے وہ جذب و تاثیر اور تزکیہ نفوس و تطہیر قلوب کے لحاظ سے اپنی مثال آپ تھے ان میں متعدد صحابہ مسیح موعودؑ کی ریکارڈ کی ہوئی ایمان افروز روایتیں سنائی گئیں۔ علاوہ ازیں بعض اصحاب مسیح موعودؑ نے خود ان اجلاسوں میں تشریف لا کر عشق و محبت اور جان نثاری و فدائیت کے ایک خاص جذبے سے سرشار ہو ذکر حبیبؑ کے طور پر اپنی روایتیں سنائیں۔ جس سے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے زمانہ مبارک کی جھلک سامعین کی نگاہوں کے سامنے آگئی اور وہ ایک خاص قسم کے روحانی کیف و سرور سے لبریز ہوکر جھوم اٹھے۔ علاوہ ازیں مجلس شوریٰ کے بھی دو اجلاس منعقد ہوئے جن میں خدمتِ اسلام اور خدمت خلق سے متعلق بعض اہم فیصلے کرنے کے علاوہ نئے سال کا بجٹ بھی منظور کیا گیا نیز ان ایام میں انصار کو محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ کے ارشادات اور اہم ہدایتوں سے بھی مستفیض ہونے کے متعدد مواقع میسر آئے بالخصوص مورخہ ۲۷ اکتوبر کو آپ نے قرآن مجید کا جو درس دیا اور پھر ۲۹ اکتوبر کو اختتامی اجلاس میں جو خطاب فرمایا وہ دونوں ہی علوم و معارف کے بیش بہا خزینہ کی حیثیت رکھتے تھے اور اپنی افادیت کے اعتبار سے ایک خاص شان کے حامل تھے۔

پھر امسال اجتماع کی ایک نمایاں اور امتیازی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرمایا اس موقع پر آپ نے تحریک جدید کی اہمیت اور اسکے تحت دنیا کے مختلف ممالک میں ہونیوالی عظیم الشان تبلیغ اسلام کے خوشکن نتائج پر اثر میں ڈوبی ہوئی ایک ولولہ انگیز تقریر فرمائی جو احباب میں خدمت اسلام کا ایک نیا جوش پیدا کرنے اور زندگی کی ایک نئی روح پھونکنے کا موجب ہوئی۔

مزید برآں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ امسال اجتماع میں ۱۷۱ مجالس کے ۳۰۴ نمائندگان ۸۳۵ اراکین اور ۱۶۰۰ سے بھی زیادہ تعداد میں زائرین شریک ہوئے۔ جن میں ایک بڑی تعداد خدام کی تھی۔ اس طرح انصار کے علاوہ وہ بھی اس اجتماع کی برکات سے بہرہ اندوز ہوئے۔ نمائندگان اراکین اور زائرین کی یہ تعداد گذشتہ اجتماع کے اعداد و شمار سے خاص طور پر زیادہ ہے۔ گذشتہ سال اجتماع میں ۱۳۶ مجالس کے ۲۴۳ نمائندگان ۸۵۳ اراکین اور ۱۵۷۵ زائرین نے شرکت کی تھی۔ امسال نہ صرف انصار گذشتہ سال کی نسبت زیادہ تعداد میں آئے بلکہ زائرین بھی اس کثرت سے شامل ہوئے کہ ان کی تعداد ۱۶۰۰ کی اصل تعداد سے بھی تجاوز کر گئی۔ جس تعداد میں ان کے لئے ٹکٹ تیار کئے گئے تھے۔ چنانچہ ٹکٹ ختم ہونے کے بعد دوستوں کو بغیر ٹکٹ ہی اندر آنیکی اجازت دینی پڑی۔ یہ امر روحانی تربیت کے اس انمول موقع سے فائدہ اٹھانے کے سلسلہ میں خدام کی غیر معمولی دلچسپی اور ذوق و شوق کو ظاہر کرتا ہے اور اجتماع کی افادیت اور کامیابی پر دال ہے۔ فالحمد للہ

ربوہ میں یوم انقلاب کی تقریب اہتمام سے منائی گئی

مساجد میں پاکستان کی خوشحالی اور استحکام کیلئے دعائیں۔ رات کو اہم عمارتوں پر چراغاں

ربوہ —— مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو ربوہ میں یوم انقلاب کی تقریب اہتمام سے منائی نماز فجر کے بعد مساجد میں پاکستان کی سلامتی اور استحکام و خوشحالی کے لئے دعائیں کی گئیں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید نیز جملہ تعلیمی اداروں میں اس روز عام تعطیل رہی اور اہل ربوہ نے ان تفریحی و ورزشی مقابلوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جو اس روز مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام منعقد ہوئے ان میں والی بال۔ رسہ کشی، روک دوڑ، ۱۰۰ گز کی دوڑ، کلائی پکڑنا اور مشاہدہ و معائنہ کے مقابلے شامل تھے۔ رات کو اہم عمارتوں پر بجلی کے قمقموں سے چراغاں کیا گیا اس کی وجہ سے رات کو دیر تک رونق رہی۔

باسکٹ بال میچ

ربوہ ۳۰ اکتوبر آج بتاریخ ۳۰ اکتوبر شام کے چار بجے تعلیم الاسلام کالج کی گراؤنڈ میں پی اے ایف سیکشن سرگودھا اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مابین ایک شاندار میچ ہوگا۔ شائقین حضرات وقت پر تشریف لاکر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

لطیف احمد
کیپٹن باسکٹ بال ٹیم

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کا مینا بازار

مورخہ ۲ نومبر بروز جمعرات فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کا مینا بازار لجنہ ہال میں لگے گا جس میں بچوں کی تیار کردہ اشیاء اونی سویٹر اور بچوں کے سوٹ اور کھلونوں کی نمائش لگائی جائیگی اس کے علاوہ بچے تفریحی پروگرام بھی پیش کریں گے۔ تمام خواتین صبح نو بجے لجنہ ہال میں پہنچ جائیں۔ اور بچوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(سٹاف سیکرٹری)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲